انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

قادیانی نبوت کا خاتمہ

(مرزائیوں سے چند سوال)

(حضرت مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی رح)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم!

’’ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذبا اوقال اوحی الیّ ولم یوحی الیہ شئ ‘‘ ﴿اوراس شخص سے زیادہ وہ کون ظالم ہوگا جواللہ پر جھوٹ تہمت لگائے یایوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے۔حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی۔﴾

’’الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذی اصطفیٰ‘‘

قادیان کا یوم تبلیغ اوراس کی حقیقت

تمام برادران اسلام کی اطلاع کے لئے عرض کیا جاتا ہے کہ قادیانی جماعت کی طرف سے مورخہ ۲۲راکتوبر۱۹۳۳ءکوتمام ہندوستان میں یوم تبلیغ منانے کا اعلان کیا گیا تھا۔جس کا مقصد غیرمذاہب میں تبلیغ کرنے کی بجائے صرف مسلمانوں کودین قیم سے نکال کرمرزاغلام احمد قادیانی کی نبوت کا معتقد بنانا تھا۔جوکہ جمہوراہل اسلام کے عقیدہ کے مطابق خاتم الانبیاﷺ کی علانیہ توہین کا مترادف تھا۔اسی سلسلہ میں ناظر دعوت وتبلیغ قادیان کی طرف سے ایک دوورقہ پمفلٹ بھی شائع کیا گیا تھا۔جس کا عنوان’’کیا آنحضرتﷺ کے بعد نبوت غیرتشریعی کے اجراء کا قائل کافر ہے‘‘ تھا۔جس میں مرزاغلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت قبول کرنے میں جو بڑی دقت اہل اسلام کوامت مرزائیہ کے نقطہ نگاہ کے مطابق پیش آتی ہے کہ:’’مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہےاورآنحضرتﷺ کے بعد چونکہ دعویٰ نبوت کفر ہے۔لہٰذا آپ کا دعویٰ قابل قبول اورصحیح نہیں ہوسکتا۔‘‘ کودور کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے۔جس کا حاصل یہ ہے کہ حضورﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت تشریعی کافرہےاور مدعی نبوت غیرتشریعی کافرنہیں ہے۔آپ کی خاتمیت نبوت تشریعی کے اعتبار سے ہے۔نبوت غیرتشریعی کے لحاظ سےنہیں ہے۔لیکن جناب مرزا قادیانی نبوت غیر تشریعی کے مدعی ہیں اورتشریعی نبوت کے مدعی کومرزا قادیانی بھی کافر قرار دیتے ہیں۔چنانچہ ناظر موصوف نے اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں مرزا قادیانی کی چندتحریریں بھی پیش فرمائی ہیں۔اس کے علاوہ بعض محدثین،اولیاءاللہ اور بزرگان امت رحمتہ اللہ علیہم کے چندناتمام اقوال پیش فرماکر ناواقف حال مسلمانوں کواپنے دام تزویر میں لانے کی بےحدکوشش فرمائی ہے۔

ہم پہلے ناظر دعوت وتبلیغ قادیان کی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی ان عبارات کے مطابق جو جناب نے اپنے پمفلٹ میں شائع فرمائی ہیں۔حضورﷺ کے بعد نبوت تشریعی کامدعی کافر ہےاورنبوت غیرتشریعی کامدعی کافرنہیں ہے۔جیسا کہ

آپ کے نبوت کو تشریعی اور غیر تشریعی کی طرف منقسم کرنے اور مدعی نبوت تشریعی کو مندرجہ ذیل عبارت میں کافر قرار دینے سے ظاہر ہے۔ ’’نبوت کی دو قسمیں ہیں۔ اوّل تشریعی جس کے ساتھ نئی شریعت اور نئے احکام ہوں۔ دوم غیر تشریعی یعنی جس کے ساتھ نئی شریعت اور نئے احکام نہ ہوں۔ (پمفلٹ ص۱) ہم نبی ہیں۔ ہاں، یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعویٰ کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ (پمفلٹ ص۲) لیکن اگر ہم جناب مرزا قادیانی کو ان کی اپنی عبارات سے نئی شریعت اور نئے احکام لانے والا صاحب وحی اور صاحب شریعت یعنی تشریعی نبی ہونا ثابت کر دیں۔ پھر تو جناب مرزا قادیانی خود اپنے نیز آپ کے اور بزرگان ملت کے اقوال کے ان معنی کے مطابق جنہیں آپ پمفلٹ میں شائع فرما چکے ہیں۔ تشریعی نبوت کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے کافر ہو جائیں گے؟ یا پھر تشریعی نبوت کے کوئی اور ایسے معنی بیان کئے جائیں گے جس سے مرزا قادیانی اپنے نیز آپ کے اور بزرگان ملت کے عائد کردہ کفر سے بچ جائیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

لیجئے! مرزا قادیانی نے خود ہی اپنی مندرجہ ذیل عبارات میں اپنے صاحب شریعت جدیدہ اور صاحب وحی یعنی تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ فرما دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ’’یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کا انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خداتعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم یا محدث ہیں۔ گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔‘‘

(تریاق القلوب ص۱۳۰، خزائن ج۱۵ ص۴۳۲)

جس کا حاصل یہ ہے کہ چونکہ میں شریعت اور احکام جدیدہ لانے والا نہیں ہوں۔ اس لئے میرا منکر کافر نہیں ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے خود صاحب شریعت صاحب وحی اور اپنی وحی کو مثل قرآن کریم خطا سے پاک اور منزہ اور دیگر انبیاء کے برابر بلکہ ان سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ فرما کر اپنے اس مندرجہ بالا بیان کی خود تغلیط فرما دی ہے۔ جیسا کہ آپ کی مندرجہ ذیل عبارات سے ظاہر ہے۔

مرزا قادیانی تشریعی نبوت کے مدعی تھے

۱…… ’’ماسوائے اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی

کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔'' (اربعین نمبر۴ ص۶،۷، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵) جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ صاحب شریعت یعنی تشریعی نبی تھے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

......۲

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم

(رسالہ نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی میری وحی قرآن کریم کی طرح خطا سے پاک اور منزہ ہے اور یہی میرا ایمان ہے۔ اس میں قرآن کریم کی برابری کا دعویٰ ہے جو قرآن کریم کی مثل نہ لاسکنے کے سراسر مخالف ہے۔ دوسرا ارشاد ہوتا ہے۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم زکسے
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(رسالہ نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی انبیاء اگرچہ بہت ہو چکے ہیں۔ لیکن خدا کی معرفت میں میں کسی سے کم نہیں ہوں۔ یہ ایک یقینی امر ہے جو اس کو جھوٹا جانے اور لعنتی ہے۔

ان اشعار میں تمام انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعویٰ ہے۔ جس میں خاتم الانبیاء ﷺ بھی شامل ہیں جو صریحاً کفر ہے۔ تیسرا اعلان فرماتے ہیں۔

آنچہ داد است ہر نبی راجام
داد آں جام رامرا بتمام

(رسالہ نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

یعنی خدا نے اپنی معرفت اور احکام کا جو جام ہر نبی کو دیا ہے وہ تمام کا تمام مجھ اکیلے کو دے دیا ہے۔ چونکہ ہر نبی میں حضورﷺ بھی شامل ہیں۔ اس لئے اس شعر میں مرزا قادیانی نے آپ سے افضل ہونے کا دعویٰ بھی فرمادیا ہے۔

ان مذکورہ بالا حوالہ جات کے علاوہ مرزا قادیانی نے نہایت صاف اور واضح الفاظ میں بلا قید تشریعی یا غیر تشریعی یہ اعلان فرمادیا ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کی عبارات ذیل سے ظاہر ہے۔

۳...... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔'' (اخبار البدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء)

۴...... ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

۵...... ''قادیان اس واسطے محفوظ رہے گا۔ (طاعون سے) کہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے اور تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔'' (دافع البلاء ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۳۰)

امر واقعہ یہ ہے کہ قادیان میں طاعون پھیلا اور مرزا قادیانی کے متعلقین میں سے بھی بہت سے لوگ مرے جو مرزا قادیانی کے کذاب ہونے کی کھلی نشانی ہے۔ نیز مرزا قادیانی نے اپنے منکر کو کافر بنا کر اپنے مکفر، مکذب اور متردد کے پیچھے نماز ناجائز قرار دیتے ہوئے ساڑھے تیرہ سو سال کے اسلامی حکم حدیث نبویﷺ ''صلوا خلف کل بر وفاجر (مشکوٰۃ)'' ﴿ہر نیک اور گنہگار کے پیچھے نماز جائز ہے۔﴾ کو منسوخ فرما کر نیز اپنے آقا و مولیٰ نعمت حکومت برطانیہ کی خوشنودی مزاج کی خاطر جن کی اطاعت آپ کا جزو ایمان ہے۔ جن کے ساتھ جہاد کا خیال تک رکھنا سخت بے ایمانی ہے اور جن کا زوال چاہنا خدا اور رسول کے دشمنوں کا کام ہے۔ حدیث نبویﷺ ''الجهاد ماض الیٰ یوم القیمة'' ﴿جہاد کا حکم قیامت تک جاری رہے گا۔﴾ پر خط تنسیخ کھینچ کر مسلمانوں اور ان کے بچوں تک کا جنازہ ناجائز اور ان کو لڑکی دینا ہندوؤں اور عیسائیوں کو لڑکی دینے کے برابر قرار دے کر اس امر کو بالکل واضح فرمادیا ہے کہ مرزا قادیانی نئی شریعت نئے احکام لانے والے صاحب شریعت اور صاحب وحی یعنی تشریعی نبوت کے مدعی ہیں۔ جیسا کہ تریاق القلوب اور اربعین کی مندرجہ بالا عبارات سے ظاہر ہے۔ ورنہ اپنے منکرین کو کافر قرار دینے، مسلمانوں کے بچوں تک کے جنازے ناجائز، ان کے پیچھے نماز ناجائز، ان سے رشتہ ناطہ ناجائز نیز قیامت تک جہاد یعنی کافروں پر تلوار اٹھانے کو حرام قرار دینے کے کیا معنی۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اور ان کے متبعین کی مندرجہ ذیل عبارات سے ظاہر ہے۔

مرزا قادیانی کا منکر کافر ہے

۱...... ’’جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتا۔‘‘ (یعنی میرا منکر کافر ہے)
(حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

۲...... ’’کفر دو قسم کا ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا اور دوسرے یہ کفر کہ وہ مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں (یعنی مرزا قادیانی کے) خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

ان عبارات کو تریاق القلوب کی مندرجہ بالا عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی تشریعی نبوت کے مدعی تھے۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ ورنہ اپنے منکر کو خاتم الانبیاء کے انکار کرنے والے کے برابر کافر کیوں قرار دیتے۔ چنانچہ یہی مذہب موجودہ امت مرزائیہ کا ہے۔ جیسا کہ خلیفہ نور الدین صاحب خلیفہ اوّل کے مندرجہ ذیل اشعار سے ظاہر ہے۔

مرزا قادیانی کے منکرین کے متعلق خلیفہ اوّل کا فیصلہ

اسم او اسم مبارک ابن مریم می نہند
آں غلام احمد است ومرزائے قادیاں
گر کسے آرد شکے درشان اوآں کافر است
جائے او باشد جہنم بیشک وریب وگماں

(الحکم ۷ راگست ۱۹۰۸ء)

جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت میں شک کرنے والا بھی کافر اور جہنمی ہے تو اب منکر کے کافر اور جہنمی ہونے میں کیا شک رہا۔ نیز جیسا کہ خلیفہ بشیر الدین محمود خلیفہ ثانی جماعت قادیان کے ارشادات گرامی سے بھی ظاہر ہے۔

مسلمانوں کے متعلق خلیفہ ثانی کا فیصلہ

۱...... ’’محکم کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی ہیں۔ بلحاظ نفس نبوت یقیناً ویسے جیسے ہمارے آقا سیدنا محمد ﷺ محکم کیا ہے۔ نبی کا منکر اولٰئک ہم الکافرون حقاً کے فتویٰ کے نیچے ہے۔‘‘ (یعنی مرزا قادیانی کا منکر ویسا ہی پکا کافر ہے جیسا کہ حضور ﷺ کا منکر کافر

ہے) (الفضل ج۲ص۲، ۳نمبر۱۲۲، ۱۲۳، مورخہ۴، ۶/اپریل ۱۹۱۴ء)

۲...... ''قرآن شریف میں انبیاء کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے اور ہم لوگ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کے منکروں کافر سمجھتے ہیں۔'' (تشحیذ الاذہان ج۶ ش۴ص ۱۲۱، اپریل ۱۹۱۱ء)

۳...... ''ہرایک جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں داخل نہیں ہو چکا کافر ہے۔ جو حضرت صاحب کو نہیں مانتا؛ ورکافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔''

(تشحیذ الاذہان ج۶ ش۴ص ۱۴۰، اپریل ۱۹۱۱ء)

۴...... ''آپ نے (مرزا قادیانی نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے۔ مگر مزید اطمینان کے لئے بھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اس کو بھی جو دل میں آپ کو سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف کافر ٹھرایا ہے۔'' (تشحیذ الاذہان ج۶ ص ۱۴۰، ۱۴۱)

ان ہر دو خلیفہ صاحبان کی مندرجہ بالا عبارت کو جن میں مرزا قادیانی کے نہ صرف منکر بلکہ سچا سمجھ کر بیعت میں توقف کرنے والے کو بھی کافر قرار دیا گیا ہے۔ مرزا قادیانی کی تریاق القلوب والی مندرجہ بالا عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے یہ صاف نتیجہ نکل آتا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت تشریعی کے مدعی تھے۔ نہ غیر تشریعی کے، ورنہ ہر دو خلیفہ صاحبان آپ کے منکر اور سچا سمجھ کر بیعت میں توقف کرنے والے کو کافر کیسے قرار دیتے۔

کسی مسلمان اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے مرزائی کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں

مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

۱...... ''پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔''

(اربعین نمبر۳ص ۳۴ حاشیہ، خزائن ج۱۷ص ۴۱۷)

۲...... ''میرے منکروں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔'' (فتاویٰ احمدی ص ۱۸)

اسی پر اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ یہ بھی فرمادیا کہ:''جو احمدی ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے۔ اس کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھو۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

۳...... ''جو احمدی ان کے (مسلمانوں کے) پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کرے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔'' (فتاویٰ احمدی ص ۲۶)

مسلمان کافر ہے اور اس کا جنازہ جائز نہیں

۴...... ''غیر احمدی کے جنازے کے متعلق ہم نے محکمات کو دیکھنا ہے۔ محکم کیا ہے۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نبی ہیں۔ بلحاظ نفس نبوت یقیناً ایسے جیسے ہمارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ،محکم کیا ہے نبی کا منکر ''اولئك هم الكفرون حقا'' کے فتویٰ کے نیچے ہے۔ محکم کیا ہے کافر کا جنازہ جائز نہیں۔''

(الفضل ج۲ ص۱۲۳،۱۲۲، مورخہ ۴،۶؍اپریل ۱۹۱۵ء، ص۳، ۴ش ۳۰)

''خاوند احمدی ہے۔ مگر بیوی نے بیعت نہیں کی تو اس کا جنازہ بھی جائز نہیں۔''

۵...... ''ایک شخص نے دریافت کیا کہ احمدی کی بیوی فوت ہوجائے اور اندیشہ ہے کہ غیر احمدی اس کا جنازہ نہ پڑھیں گے۔ مگر تمام گھر کے آدمی احمدی ہوں اور بیوی مذکور نے بیعت نہ کی ہو تو اس کے جنازہ کا کیا حکم ہے۔ فرمایا جس کا ایمان کامل نہیں۔ اس کے جنازے کا کیا فائدہ؟'' (الفضل مذکور ص۲)

مسلمان بچے کا جنازہ جائز نہیں

۶...... ''پس غیر احمدی کا بچہ غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لئے اس جنازہ بھی نہ پڑھنا چاہئے۔'' (انوار خلافت ص۹۳)

مسلمان ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح کافر ہیں ان کو اپنی لڑکی مت دو

۷...... ''کیا کوئی غیر احمدیوں (مسلمانوں) میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہوکر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔'' (ملائکۃ اللہ ص۴۶)

جہاد قطعاً حرام ہے

۸...... ''ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود جانتا ہے۔ اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے۔'' (ضمیمہ رسالہ جہاد ص۷) ''بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے۔ اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔'' (شہادۃ القرآن ص۸۱، خزائن ج۶ ص۳۸۰)

۹...... ''آج سے انسانی جہاد جوتلوار سے کیا جاتا تھا۔ خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے۔ وہ اس رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے۔ جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی کے) آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور (یعنی مرزا قادیانی) کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔''

اشتہار چندہ منارۃ المسیح

۱۰...... ''یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام اور پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ وہ یہ کہ اس فرقہ میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں۔ نہ اس کی انتظار ہے۔ بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا اور قطعاً اس بات کو حرام جانتا ہے۔''

(اشتہار واجب الاظہار ۴ نومبر ۱۹۰۰ء ص ۱، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۳۵۷)

کیا یہ مسیح (مرزا قادیانی) پاگل ہے یا منافق؟

اچھے مسیح آئے کہ جس قوم کو دجال اور یاجوج ماجوج بتلائیں اور اس کو شکست دینے کے لئے اپنی مسیحیت ظاہر کریں اور اسی کی اطاعت اپنا جزو ایمان قرار دیں اور اسی سے قیامت تک کے لئے جہاد حرام فرمائیں۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

مشہور مقولے کے مطابق آپ جیسے مدعی مسیحیت سے ایسے متعارض کلمات کی امید تھی جو آپ کے پاگل یا منافق ہونے کی کھلی نشانی ہے۔ جیسا کہ آپ ہی کی مندرجہ ذیل کلام سے ظاہر ہے ''اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔'' (ست بچن ص ۳۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۳)

مرزائیوں سے ایک سوال

کیا اباجان کی اسی بہادری پر صاحبزادہ بشیرالدین محمود خلیفہ ثانی قادیان اپنے پمفلٹ ''ندائے ایمان'' میں تبلیغ حق کے لئے مسیحی فوج میں بھرتی ہو کر اپنے اباجان کے مندرجہ بالا ارشادات گرامی کے مطابق مسلمانوں کے مقابلہ میں خون کی ندیاں بہانے کی دعوت دے رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے مندرجہ ذیل تبلیغی ٹریکٹ نمبر ۴ کی عبارت سے ظاہر ہے۔

''حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں پر ایمان لاتے ہوئے احمدیت کو قبول کرو۔

تا کہ یہ مصیبت کے دن ٹل جائیں۔ اگر وفادار ہو تو دیر نہ لگاؤ۔ اٹھو اور اپنے خونوں سے اس باغ کے درخت کو سیراب کرو۔ آسمانی باغ کنوؤں کے پانیوں سے نہیں بلکہ مومنوں کے خون سے سینچے جاتے ہیں۔'' تبلیغی ٹریکٹ نمبر ۴، مذکورہ بالا عبارات میں مرزا قادیانی اور ان کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود نے ساڑھے تیرہ سو سال کے متفقہ مسائل کو منسوخ فرما کر اس امر کی کامل تصدیق فرمادی ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ تشریعی نبوت کا ہے۔ غیر تشریعی کا نہیں۔ جیسا کہ ناظر دعوت وتبلیغ قادیان نے ناواقف لوگوں کو دھوکہ دے کر گمراہ کرنے کی ناکام کوشش فرمائی ہے۔ ورنہ اپنے منکر کو کافر اور اسلام کے مذکورہ بالا متفقہ مسائل پر خط تنسیخ کھینچنے کے کیا معنی۔ کیا ناظر دعوت وتبلیغ قادیان اور ان کے اذناب وانیاب کو ان تصریحات کے باوجود یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ مرزا قادیانی تشریعی نبی نہ تھے۔ کیا اب بھی بزرگان ملت کے ان اقوال کے مطابق جنہیں ناظر موصوف نے اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے پمفلٹ میں شائع فرمایا ہے۔ مرزا قادیانی کافر نہیں ہیں؟

آپؐ کے بعد ہر مدعی نبوت کافر ہے

دوسرے برادران اسلام پر ہم اس امر کو بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ تمام اسلامی فرقے کتاب اللہ سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت کے مطابق اس امر پر متفق ہیں کہ آپ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں۔ اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس پر اصرار کرنے والا واجب القتل ہے۔ جیسا کہ روح المعانی میں ہے۔'' وكون صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين مما نطقت به الكتب وصدعت به السنة واجمعت به الامة فيكفر مدعي خلافه ويقتل ان اصر'' (روح المعانی ج۷ ص۶۵)

حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے پر (نہ صرف قرآن کریم بلکہ) تمام آسمانی کتابیں ناطق ہیں اور احادیث نبویہ نے نہایت وضاحت سے اس مسئلہ کو بیان کر دیا ہے اور تمام امت نے اس پر اجماع اور اتفاق کیا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اگر اصرار کرے تو واجب القتل ہے۔

خلاصۃ الفتاویٰ اور فصول عمادی میں ہے۔'' ولو ادعى رجل النبوة وطلب رجل المعجزة قال بعضهم يكفر وقال بعضهم ان كان غرضه اظهار عجزه وافتضاحه لا يكفر'' (خلاصہ ج۴ ص۳۸۶، فصول ص۱۳۰۰)

آپ کے بعد اگر کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کسی مسلمان نے اس سے معجزہ طلب کیا تو بعض ائمہ نے کہا یہ معجزہ طلب کرنے والا بھی مطلقاً کافر ہے۔ (مدعی تو آپؐ کے بعد دعویٰ

نبوت کرنے کی وجہ سے کافر ہے اور طالب معجزہ آپؐ کے آخری نبی ہونے میں شک کرنے کی وجہ سے کافر ہے اور یہی قول امام اعظم ابوحنیفہؒ کا ہے۔ (خیرات الحسان ص ۵۰) اور بعض نے (یہ تفصیل فرمائی ہے) کہ اگر دوسرے مسلمان نے اس مدعی نبوت کو عاجز اور رسوا کرنے کے لئے معجزہ طلب کیا ہے تو کافر نہیں ہے۔ (آپ کے خاتم النبیین ہونے کے کیا معنی ہیں) اور آپ کے خاتم النبیین ہونے کے یہی معنی ہیں کہ آپ کے بعد مطلقاً منصب نبوت کسی کو نہیں دیا جائے گا اور نہ کوئی نیا نبی آپؐ کے بعد پیدا ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام جو آپؐ کے بعد تشریف لائیں گے۔ ان کو کوئی نیا منصب نبوت نہیں عطا کیا جائے گا۔ بلکہ آپ سے پہلے ان کو یہ منصب دیا جا چکا ہے اور وہ آپ سے پہلے پیدا بھی ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ ایک صوبہ کا گورنر دوسرے صوبہ میں آئے تو وہ بذاتہ گورنر بھی ہے اور دوسرے گورنر کے احکام کا پابند بھی ہے۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام آپ کی امت میں تشریف لائیں گے جو بذاتہ رسول ہیں۔ لیکن تبلیغ احکام میں آپ کی شریعت کے تابع ہوں گے تاکہ آپ کی فضیلت کو دیگر انبیاء پر عملاً ثابت کر دیا جائے کہ اولوالعزم صاحب شریعت جدیدہ آپ کے ماتحت ہو کر آپ کے احکام کی تبلیغ فرمائیں گے اور کسی نبی کو یہ فضیلت نہیں دی گئی۔

تحفہ شرح منہاج میں کلمات کفر شمار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ’’او جوزنبوة احد بعد وجود نبینا صلی اللہ علیه وسلم وعیسیٰ علیه السلام نبی قبل فلا یرد‘‘ (از اکفار ص ۴۲) (یعنی یہ بھی کفر ہے) کہ کسی کی نبوت آنحضرت ﷺ کے بعد جائز رکھے اور عیسیٰ علیہ السلام (چونکہ) آپ سے پہلے نبی بن کر منصب نبوت پا چکے ہیں۔ اس لئے ان کے نزول (دوبارہ آنے) سے آپ کے خاتم النبیین ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

ختم نبوت کے متعلق خود حضور ﷺ کا فیصلہ

بخاری اور مسلم میں ہے۔ حدیث ’’عن ابی هریرةؓ ان رسول اللہ ﷺ قال ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنیٰ بیتاً فاحسنه واجمله الا موضع اللبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون ویعجبون له ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة وانا خاتم النبیین (رواه البخاری فی کتاب الا نبیاء ومسلم فی الفضائل ج۲ ص۲۴۸، احمد فی مسنده ج۲ ص۳۹۸، والنسائی والترمذی وفی بعض الفاظه فکنت انا سددت موضع اللبنة وختم بی البیان وختم بی الرسل هکذا فی لکنزا بن عساکر)‘‘ ﴿حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری مثال پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے نہایت اچھا گھر بنایا۔ مگر اس کے ایک گوشہ

میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی۔ پس لوگ اس گھر کو دیکھنے کے لئے جوق جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی۔ (تاکہ مکان نبوت کی تعمیر پوری ہو جاتی) چنانچہ میں نے اس گوشہ کو پر کر دیا اور مجھ سے قصر نبوت مکمل ہوا اور میں خاتم النبیین ہوں یا مجھ پر تمام رسول ختم کر دیئے گئے۔﴾

جو لوگ مسئلہ ختم نبوت کو صرف نبوت تشریعیہ کے ساتھ خاص کر دینا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ امت مرزائی کا خیال ہے۔ اس حدیث کے مضمون پر غور فرمائیں کہ آنحضرت ﷺ نے کیسی بلیغ تمثیل کے ساتھ ان کے اوہام باطلہ کا استیصال فرمادیا ہے۔ کیونکہ اس تمثیل کا حاصل یہ ہے کہ نبوت ایک عالی شان محل کی طرح پر ہے۔ جس کے ارکان انبیاء علیہم السلام ہیں خاتم الانبیاء ﷺ کے اس عالم میں تشریف لانے سے پہلے یہ محل بالکل تیار ہو چکا تھا۔ لیکن ایک اینٹ کی کمی اس کی تعمیر میں باقی تھی۔ جس کو خاتم الانبیاء ﷺ نے پورا فرما کر قصر نبوت کی تکمیل فرمادی۔ اب اس میں نہ تو نبوت تشریعیہ کی اینٹ کی گنجائش ہے اور نہ غیر تشریعیہ وغیرہ کی۔ جیسا کہ حدیث کے الفاظ مثل الانبیاء من قبلی کے عموم سے ظاہر ہے۔ جن میں انبیائے شریعت جدیدہ اور پہلے شریعتوں کے متبع سب شامل ہیں۔ کیونکہ ان سب کے مجموعہ ہی سے قصر نبوت بنا تھا۔ جس میں صرف ایک اینٹ کی کمی تھی جسے خاتم الانبیاء ﷺ نے پورا فرما کر ہمیشہ کے لئے اس کمی کا خاتمہ فرمادیا۔ اب آپؐ کے بعد کسی قسم کے نبی کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔

تفسیر ابن کثیر بر حاشیہ فتح الرحمان میں ہے:

حدیث نمبر۲...... ''قال رسول اللہ ﷺ انا اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث'' ﴿آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں پیدائش میں تمام انبیاء علیہم السلام سے پہلے تھا اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔﴾

اس حدیث نے اس امر کو بالکل واضح کر دیا ہے کہ اگر کوئی نیا نبی مرزا قادیانی کی طرح آپ کے بعد مبعوث ہوگا تو بعثت میں آپ کا سب سے آخر ہونا صحیح ثابت نہ ہوگا۔ جو مضمون حدیث کے بالکل خلاف ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بخاری میں ہے:

حدیث نمبر۳...... ''قال رسول اللہ ﷺ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات''

﴿آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ نبوت میں سے مبشرات کے سوا کوئی چیز باقی نہیں رہی۔﴾

اس سے بھی زیادہ مفصل حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کنز العمال میں ہے:

حدیث نمبر۴...... ''عن النبی ﷺ انہ قال لایبقی بعدہ من النبوۃ شئی

الامبشرات قالوا یارسول اللہ وماالمبشرات قال الرویا الصالحة یراها المسلم اوتریٰ له ''﴿آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد مبشرات کے سوا نبوت میں سے کوئی جز باقی نہیں رہے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مبشرات کیا چیز ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی خواب جو کوئی مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے کوئی اور دیکھے۔﴾

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ہر دو مذکورہ بالا حدیثوں نے بھی اس امر کو بالکل واضح کر دیا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد ہر قسم کی نبوت تشریعی ہو خواہ غیر تشریعی سب کا خاتمہ ہے۔ اگر کوئی شخص مبشرات یعنی محض اچھا خواب دیکھنے کی وجہ سے نبی کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے تو پھر اس میں مرزا قادیانی کی کیا خصوصیت ہے۔ حضرت عائشہؓ ہی سے کنز العمال میں ہے:

حدیث نمبر۵...... ''قال رسول اللہ ﷺ انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء ''﴿آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء کی خاتم ہے۔ یعنی چونکہ میں نبیوں کا ختم کر دینے والا ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء کی ختم کر دینے والی ہے۔ اس لئے میرے بعد نہ تو کوئی نبی بنایا جائے گا اور نہ کوئی نبی کی مسجد بنے گی۔﴾

اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ دنیا میں میرے بعد کوئی بھی مسجد نہ بنے گی۔ جیسا کہ امت مرزائیہ اس حدیث کے جواب سے تنگ آ کر ایسا غلط معنی کیا کرتی ہے۔

کیا ان تصریحات کے بعد کسی مسلمان بلکہ کسی منصف انسان کو یہ حق باقی رہتا ہے کہ حضرت عائشہؓ پر افتراء باندھے کہ آپ ختم نبوت سے انکار فرماتی ہیں۔ (العیاذباللہ) جیسا کہ ناظر دعوت وتبلیغ قادیان نے اپنے پمفلٹ میں ایسا کرنے کی کوشش کی ہے۔

حضرت عائشہؓ پر مرزائیوں کا جھوٹا الزام اور اس کا جواب

گو مذکورہ بالا صحیح اور معتبر روایات کی موجودگی میں: ''قولوا انه خاتم الانبیاء ولاتقولوا لا نبی بعده ''﴿یہ تو کہو کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور یہ مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔﴾ جیسی ضعیف روایت کا جواب (جسے حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے) دینے کی چنداں ضرورت اور حاجت نہ تھی۔ لیکن چونکہ قصر مرزائیت کا سنگ بنیاد ناظر دعوت وتبلیغ قادیان نے اپنی تحریر میں اسی روایت کو قرار دیا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق جواباً عرض کیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہؓ حیات عیسیٰ علیہ السلام کی چونکہ قائل ہیں جیسا کہ جمہور ... اور جمہور ... کا مذہب ہے اور لا نبی بعده سے بظاہر اس عقیدہ کی نفی لازم آتی ہے جو جمہور امت کے خلاف ہے۔

اس لئے فرماتی ہیں: ’’قولوا انه خاتم الانبياء ولا تقولو لا نبي بعده‘‘ یعنی آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء تو بے شک کہو اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام آپ کے بعد تشریف لانے والے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مغیرہ ابن شعبہؓ کے مندرجہ ذیل ارشاد سے حضرت عائشہؓ کی یہ مراد ظاہر ہے:

’’حسبك اذا قلت خاتم الانبياء فانا كنا نحدث ان عيسىٰ عليه السلام خارج فان هو خرج فقد كان قبله وبعده (درمنثور ص۲۰٤ج٥)‘‘

﴿تمہارے لئے صرف خاتم الانبیاء کہہ دینا کافی ہے (لا نبی بعدہ کہنے کی ضرورت نہیں) کیونکہ ہم سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نکلنے والے ہیں۔ پس جب وہ نکلیں گے تو وہ آپ سے پہلے بھی ہوئے اور بعد میں بھی۔ حضرت مغیرہ کے اس ارشاد نے اس امر کو بھی واضح کر دیا کہ آنے والے عیسیٰ علیہ السلام سے وہی مراد ہیں جو آپ سے پہلے بھی تھے اور بعد میں بھی ہوں گے۔ مرزا قادیانی ہرگز مراد نہیں جو کہ پہلے نہ اور بعد میں ہے۔﴾

حضرت عائشہؓ کے اس ارشاد کا یہ ہرگز منشاء نہ تھا کہ عائشہؓ آپ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کسی اور نئے نبی یعنی مرزا قادیانی جیسے کے تشریف لانے کا عقیدہ رکھتی ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیثوں سے ظاہر ہے جن کے روایت کرنے والوں میں خود عائشہؓ بھی ہیں۔ (طاہر سندھی کی مراد)

یہی مراد اس عبارت کی ہے جسے ناظر صاحب موصوف نے سید محمد طاہر سندھی کے حوالہ سے تکملہ مجمع البحار سے نقل کیا ہے۔ جیسا کہ ان کے الفاظ ’’هذا ناظر الى نزول عيسىٰ وهذا ايضا لاينافي لانبي بعدي ‘‘یعنی حضرت عائشہؓ کا یہ قول ’’لاتقولوا لانبي بعده ‘‘ عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ نازل ہونے کو مدنظر رکھ کر کہا گیا ہے اور یہ حضور کے ارشاد ’’لانبي بعدي ‘‘ کے بھی مخالف نہیں ہے۔ ظاہر ہے طاہر سندھی کا یہ ہرگز منشا نہیں ہے کہ عائشہ صدیقہؓ عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کسی اور نبی کے آنے کی قائل نہیں۔ کیونکہ یہ امر عائشہؓ کی مذکورہ بالا روایات کے قطعاً مخالف ہے۔

اولیاء اللہ اور بزرگان دین کی مراد

اور یہی مراد بزرگان ملت کے ان اقوال کی ہے۔ جنہیں ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان نے اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے پیش کیا ہے۔ کیونکہ اگر مرزا قادیانی اور ناظر صاحب کے بیان کردہ معنی نبوت کے مطابق ان بزرگان ملت کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کسی اور نبی غیر تشریعی کا آنا ثابت ہوتا ہے اور روایۃ ابن ماجہ ’’لو عاش ابراهيم لكان نبياً ‘‘اگر ابراہیم علیہ السلام زندہ

رہتے تو البتہ نبی ہوتے۔ کے یہ معنی ہوتے کہ آپ کے بعد سچے نبی آئیں گے جو کہ حضرت انسؓ کے بیان کردہ معنی ”ولو بقی لکان نبیاً لکن لم یبق لان نبیکم اٰخر الانبیاء “اور اگر ابراہیم باقی رہتے تو نبی ہوتے۔ لیکن اس لئے باقی نہ رہے کہ تمام نبی آخری نبی ہیں کے قطعاً مخالف ہے تو ملا علی قاری بلا قید تشریعی آپ کے بعد مدعی نبوت کو کافر قرار نہ دیتے۔ جیسا کہ علامہ موصوف شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ: ”دعویٰ النبوۃ بعد نبیناﷺ کفر بالاجماع (شرح فقه اکبر ص ۲۰۲)“ ﴿اور نبوت کا دعویٰ ہمارے نبی ﷺ کے بعد بالاجماع کفر ہے۔﴾

نیز علامہ موصوف شرح شمائل میں مہر نبوت کو نبوت کی طرف اضافت فرما کر بیت نبوت میں کسی آنے والے نبی کا داخلہ ممنوع نہ قرار دیتے۔ جیسا کہ شرح شمائل میں ہے۔ ”واضافة الیٰ النبوۃ لانہ ختم به بیت النبوۃ حتیٰ لا یدخل بعده احد “﴿مہر نبوت کی اضافت نبوت کی طرف اس لئے ہے کہ اس کے ذریعے سے محل نبوت پر مہر لگ چکی ہے۔﴾

یہاں تک کہ اس کے بعد کوئی اس میں داخل نہ ہوگا۔ نیز آیۃ قرآنیہ ”لوکان فیهما الهة الا الله لفسدتا “﴿اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو البتہ زمین و آسمان برباد ہو جاتے۔﴾ کے بھی یہی معنی ہوں گے کہ خدا کے سوا اور معبود بھی ہو سکتے ہیں۔

نیز ”لوکان للرحمن ولداً فانا اوّل العابدین “﴿اگر خدا کے لئے بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرتا۔﴾ کے بھی یہی معنی ہوں گے کہ خدا کے بیٹے ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ یہ قطعاً باطل ہے۔ اسی طرح مذکورہ بالا روایۃ ابن ماجہ کے یہ معنی لینا کہ آپ کے بعد نبی ہو سکتے ہیں۔ بھی باطل ہے۔ ورنہ خدا کا شریک اور خدا کا بیٹا ماننا پڑے گا۔ جو قطعاً باطل ہے۔

علامہ موصوف کی ان تصریحات نے محل نبوت پر مہر لگا کر مرزا قادیانی کی ایجاد کردہ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی دونوں کا خاتمہ فرما دیا ہے۔ (نبوت تشریعی اور غیر تشریعی کے بیان کردہ معنی غلط ہیں) نیز شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کے نزدیک مرزا قادیانی کے بیان کردہ معنی نبوت کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کے سوا اگر کسی غیر تشریعی نبی کا آنا ثابت ہوتا تو اپنی کتاب (فتوحات مکیہ ج۳ ص۵۱) پر مندرجہ ذیل تصریح فرما کر مرزا قادیانی اور ان کے اذناب وانیاب کی امیدوں پر ہمیشہ کے لئے پانی نہ پھیر جاتے۔ جیسا کہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ”فما بقی للاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوۃ الا التعریفات وانسدت ابواب الاوامر والنواهی فمن ادعا مما بعد محمدﷺ فهو مدعی شریعة اوجابها الله سواء وانفق بها شرعنا اوخالف “یعنی آج اولیاء کے لئے نبوت اٹھ جانے کے بعد بجز تعریفات کچھ باقی نہیں رہا اور

امر ونواہی کے سب دروازے بند ہو چکے ہیں۔ اب جو کوئی محمد ﷺ کے بعد امر ونہی کا مدعی ہو (جیسے مرزا قادیانی اربعین نمبر۴ ص ۶، ۷) وہ اپنی طرف وحی شریعت آنے کا مدعی ہے خواہ وہ وحی ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف۔

شیخ اکبر کی اس عبارت نے اس امر کو بالکل واضح کر دیا کہ مرزا قادیانی اور ناظر صاحب کے بیان کردہ معنی نبوت تشریعی اور غیر تشریعی غلط ہیں۔ بلکہ آپ کے بعد ''ہر مدعی نبوت خواہ اس کی وحی پہلی وحی کے مطابق ہو جسے مرزا قادیانی غیر تشریعی نبی فرماتے ہیں یا مخالف۔ جسے آپ تشریعی نبی قرار دیتے ہیں'' اصطلاح شریعت میں تشریعی نبی کہلاتا ہے۔ جو مرزا قادیانی نیز ناظر صاحب موصوف کے بیان کردہ معنی نبوت کے سراسر خلاف ہے۔ نیز امام عبدالوہاب شعرانی نے (الیواقیت والجواہر ص ۳۴ ج ۲) شیخ اکبر کی مندرجہ بالا عبارت پر عبارت ذیل ''فان کان مکلفاً ضربنا عنقه والاضربنا عنه صفحا'' ﴿پھر اگر وہ مدعی نبوت مکلّف ہے یعنی مجنون وغیرہ نہیں تو ہم اسے قتل کریں گے اور اگر مکلّف نہیں یعنی دیوانہ ہے تو اس سے اعراض کریں گے۔﴾ کا اضافہ فرما کر اس امر کا فیصلہ فرما دیا ہے کہ امام موصوف کی عبارت مندرجہ پمفلٹ کا وہ مطلب نہیں ہے جسے ناظر قادیان نے بیان کیا ہے۔ بلکہ ایسی نبوت یعنی غیر تشریعی کے مدعی کو بھی امام موصوف واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ شیخ اکبر کی مندرجہ بالا عبارت پر امام موصوف کے اضافہ سے ظاہر ہے۔

شیخ اکبر کی مندرجہ بالا عبارت میں جب یہ امر طے کر دیا گیا ہے کہ ہر مدعی نبوت خواہ احکام جدیدہ لانے والا ہو خواہ پہلی شریعت کا تابع ہو کر دعویٰ نبوت کرنے والا ہو۔ اصطلاح شریعت میں تشریعی نبی کہلاتا ہے تو ناظر موصوف کا عارف ربانی عبدالکریم جیلانی اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نیز علامہ لکھنویؒ کی نقل کردہ عبارات میں انقطاع نبوت تشریعی کا یہ معنی بیان کرنا کہ آپ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے وغیر تشریعی نبی جو پہلی شریعت پر عامل ہو۔ آ سکتا ہے۔ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت نیز شیخ اکبر کی مندرجہ بالا تصریح کے قطعاً مخالف ہونے کی وجہ سے ناقابل اعتبار ہے اور یہ ان بزرگان ملت پر امت مرزائیہ کی طرف سے علانیہ احکام شرعیہ کی مخالفت کا جھوٹا الزام ہے۔

اسی طرح مولانا محمد قاسم صاحبؒ بانی دارالعلوم دیوبند کی غیر متعلقہ عبارتوں کو اوّل آخر کاٹ ٹکڑ غلط طریق پیش کرنے سے مولانا موصوف کے خلاف غلط فہمی پھیلاتا ہے۔ جس سے ناظر موصوف کی دیانت کا پتہ چلتا ہے۔ ورنہ مولانا مرحوم کا مقصد آنحضرت ﷺ کے کمالات

نبوت میں اس امر کا واضح فرمانا ہے کہ آپ کی فضیلت محض آخری زمانہ میں پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ آخری زمانہ آپ کی وجہ سے تمام زمانوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ مولانا موصوف کا یہ ہرگز منشاء نہیں ہے کہ حضور ﷺ کے بعد مرزا غلام احمد جیسے جھوٹے مدعیان نبوت کے لئے دروازہ کھلا ہوا ہے۔ چنانچہ اسی کتاب (تحذیر الناس ص۱۰) پر خاتمیت زمانی کے منکر کو خود مولانا موصوف نے کافر فرمایا ہے۔

مرزا قادیانی نبی ہیں مگر جھوٹے

علاوہ ازیں آپ کے ارشاد ’’وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (رواہ مسلم) ‘‘ ﴿قریب ہے میری امت میں سے تیس جھوٹے (دجال) پیدا ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک یہی گمان کرے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا۔﴾

(روایت کیا اس کو مسلم نے) کے مطابق جھوٹے نبوت کے دعویدار ضرور پیدا ہوں گے۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، مختار، بیان ابن سمعان رافضی، یزید ابن انیسہ خارجی، محمد علی باب، بہاء اللہ وغیرہ۔ جیسے متنبی (جھوٹے مدعیان نبوت) پیدا ہوئے اور اپنے جھوٹے دعووں کی دنیا میں سزا بھی پاگئے۔ اسی گروہ میں مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھے۔ جن کے کاذب، دجال، اور کاذب نبی ہونے میں حدیث نبی ﷺ کے مطابق کسی مسلمان کو نہ شک ہے نہ انکار۔

برادران اسلام اور مرزائیوں سے ایک درخواست

آخر میں ہم امت مرزائیہ سے باادب درخواست کرتے ہیں کہ ہماری ان معروضات پر بغور توجہ فرما کر امت اسلامیہ میں داخل ہونے کی کوشش فرمائیں۔ ضد اور ہٹ دھرمی سے باز آئیں۔ ورنہ ’’عدو مبین ‘‘ تو درک اسفل ہی میں پہنچا کر دم لے گا۔ نیز برادران اسلام کی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ اگر کوئی مرزائی آپ کے پاس مرزا قادیانی کی تبلیغ کے لئے آئے تو اس سے مندرجہ ذیل سوالات کا جواب تحریری طلب فرمائیں۔ تاکہ اسے پھر انکار کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے اور اپنی تحریر کی ذمہ داری کو محسوس کرے۔ ورنہ ’’واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما ‘‘ کے مطابق اس سے علیحدگی اختیار کریں۔ اگر کسی ایک سوال میں بھی مرزا قادیانی جھوٹے ثابت ہوں تو ان کی اپنی مندرجہ ذیل تحریر کے مطابق ان کا کسی معاملہ میں بھی اعتبار نہ ہوگا۔ ’’ظاہر ہے جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

مرزائیوں سے چند سوال

۱...... مرزا قادیانی نے لکھا تھا۔ ’’میرے زمانہ میں دنیا کی تمام قومیں ایک مسلم قوم کی شکل بن جائیں گی۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱) کیا ایسا ہوگیا؟

۲...... مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ: ’’میرے زمانہ میں مکہ مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو جائے گی۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۲، خزائن ج۱۹ ص۱۰۸) کیا یہ کام ہوگیا؟

۳...... مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ: ’’میں دجال کو مسلمان بنا کر ساتھ لے کر حج کروں گا۔‘‘ (ایام الصلح فارسی ص۱۲۷، خزائن ج۱۴ ص۴۱۶) کیا ایسا ہوگیا؟

۴...... مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ: ’’میں مدینہ میں روضہ نبویہ میں دفن ہوں گا۔‘‘ (ازالہ ص۴۷۰، خزائن ج۳ ص۳۵۲) کیا ایسا ہوا؟

۵...... مرزا قادیانی نے لکھا تھا۔ ’’عبداللہ آتھم پادری پندرہ ماہ میں (۶؍ستمبر ۱۸۹۴ء تک مرجائے گا)‘‘ (جنگ مقدس ص۱۸۸) کیا ایسا ہوا؟

۶...... مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ: ’’مرزا احمد بیگ کی بیٹی سے میرا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے۔ دنیا میں اگر یہ بیوی میرے پاس نہ آئے تو میں جھوٹا۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص۸۰، خزائن ج۶ ص۳۷۶) کیا یہ منکوحہ مرزا قادیانی کی پیشین گوئی کے مطابق ان کے گھر میں آگئیں؟

۷...... مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ: ’’مجھ سے خدا نے فرمایا ہے۔‘‘ انما امرك اذا اردت شیئاً ان تقول له كن فیكون ’’یعنی اے مرزا قادیانی تو جب کسی چیز کو موجود ہونے کا حکم دے گا تو فوراً ہو جائے گی۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۰۵، خزائن ج۲۲ ص۱۰۸) کیا ایسا دعویٰ کسی نبی نے کیا؟

۸...... مرزا قادیانی نے شائع کیا تھا کہ: ’’مولوی ثناء اللہ اور میں ہم دونوں میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔‘‘

(اشتہار ۱۵؍اپریل ۱۹۰۷ء، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۷۸)

مرزا قادیانی ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پاگئے اور مولوی ثناء اللہ صاحب آج نومبر ۱۹۳۳ء تک زندہ ہیں۔ پھر تم کو مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے میں کیا شبہ ہے؟

نوٹ: ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر یہ رسالہ مفت روانہ کیا جائے گا۔ مؤلف رسالہ ہذا سے طلب فرمائیں۔ نیز رسالہ شعبان المعظم اور شب برأت کے احکام ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا۔

بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ، مفتی لدھیانہ پنجاب!

ردِّ قادیانیّت

رسائل

- حضرت مولانا احمد بزرگ سملکیؒ
- حضرت مولانا حافظ عبدالسلام لکھنویؒ
- حضرت مولانا حافظ حکیم عبدالشکور حنفیؒ
- حضرت مولانا علم الدینؒ ساکن قادیان
- حضرت مولانا علم دین حافظ آبادیؒ
- جناب حاجی سید عبدالرحمن مونگھیریؒ
- حضرت مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ
- حضرت مولانا محمد یعقوب مونگھیریؒ
- جناب محترم المکرم منشی محمد شفیع امرتسریؒ
- جناب قاضی اشرف حسین رحمانیؒ

احتسابِ قادیانیّت

جلد ۳۰

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 4514122

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

فہرست رسائل مشمولہ......احتساب قادیانیت جلد ۳۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نام کتاب	:	احتساب قادیانیت جلد تیس (۳۰)
نام مصنفین	:	حضرت مولانا احمد بزرگ سملکیؒ
		حضرت مولانا حافظ عبدالسلام لکھنویؒ
		حضرت مولانا حافظ حکیم عبدالشکور حنفیؒ
		حضرت مولانا علم الدینؒ ساکن قادیان
		حضرت مولانا علم دین حافظ آبادیؒ
		جناب حاجی سید عبدالرحمٰن مونگیریؒ
		حضرت مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ
		حضرت مولانا حکیم محمد یعسوب مونگیریؒ
		جناب محترم المکرم منشی محمد شفیع امرتسریؒ
		جناب قاضی اشرف حسین رحمانیؒ
صفحات	:	۶۸۰
قیمت	:	۳۵۰ روپے
مطبع	:	ناصر زین پریس لاہور
طبع اوّل	:	ستمبر ۲۰۰۹ء
ناشر	:	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

Ph: 061-4514122

دونوں خطوط کا جواب حضرت حاجی سید عبدالرحمٰنؒ صاحب نے تحریر فرمایا۔ کان پور سے اوّلاً یہ شائع ہوا۔ اب جلد میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائیں۔

9 ...... قادیانی نبوت کا خاتمہ...... مرزائیوں سے چند سوال:

لدھیانہ کے معروف عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ تھے۔ آپ کے خاندان کے اکابر نے اوّلاً مرزا قادیانی ملعون پر کفر کا فتویٰ جاری کیا تھا۔ مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ، بانیٔ احرار، رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے رشتہ میں چچا لگتے تھے۔ تقسیم کے بعد آپ منڈی بہاء الدین میں عرصہ تک جامع مسجد کے خطیب رہے۔ ۱۹۶۳ء میں فیصل آباد جناح کالونی کی جامع مسجد میں بطور خطیب کے تشریف لائے۔ ۱۹۷۰ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ جب آپ لدھیانہ میں تھے۔ تب آپ لدھیانہ کے مفتی تھے۔ آپ نے یہ رسالہ ۱۴رنومبر ۱۹۳۳ء کو تحریر فرمایا۔ قادیانیوں نے ۲۲راکتوبر ۱۹۳۳ء کو پورے ہندوستان میں یوم تبلیغ منانے کا اعلان کیا۔ اس موقعہ پر ''کیا آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت غیر تشریعی کے اجراء کا قائل کافر ہے؟'' دوورقہ پمفلٹ قادیانی جماعت نے قادیان سے شائع کیا۔ جس کا حضرت مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ نے یہ جواب تحریر فرمایا۔ پون صدی کے بعد اس جلد میں اسے شائع کرنے کی توفیق ایزدی پر سجدہ شکر بجالتے ہیں۔ فلحمد والشکر للّٰہ!

10 ...... صاعقہ آسمانی برفتنہ قادیانی:

حضرت حکیم محمد یعسوب صاحب خانقاہ رحمانیہ مونگیر کے متوسّلین میں سے تھے۔ ''صاعقہ آسمانی برفتنہ قادیانی'' آپ کا تالیف کردہ رسالہ ہے۔ آپ نے اس کا تعارف یوں لکھا۔ ''اللہ دتہ صاحب قادیانی کے مایہ ناز رسالہ ''خاتمہ مسیح آسمانی'' کا برہانی جواب ان کے بہتر (۷۲) مطالبات کا انہیں پر انقلاب (پھیر دینا) قابل دید ہے۔ پھر حیات ونزول عیسیٰ